ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:28اگست 1964

پینٹا کوٹا سریرا کولو

بنام

دی کوآپریٹو مارکیٹنگ سوسائٹی لمیٹڈ۔

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، جے۔سی۔شاہ اوراین۔راجگو پالا اینگر جسٹسز)

کوآپریٹوسوسائٹیاں-مبینہ غیر قانونی لین دین سے کمائی گئی رقم-انتظامیہ کے اراکین کی طرف سے برقرار رکھنا-دعوی-اگر "معاشرے کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ"-کیا دعوی کیا جا سکتا ہے-کارروائی چاہے دفعہ 51 کے تحت ہو یا دفعہ 49-مدراس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ،1932،(مدراس6سال1932)ذیلی سیکشن 49،51

اپیل کنندہ ایک کوآپریٹو مارکیٹنگ سوسائٹی کا صدر تھا جو بنیادی طور پر اپنے اراکین کو کریڈٹ کی سہولیات حاصل کرنے اور مناسب قیمتوں پر زرعی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کرنے کے مقصد سے تشکیل دی گئی تھی۔شکایات پر،کوآپریٹوسوسائٹیوں کے رجسٹرار کے ذریعہ سوسائٹی کے امور کی تحقیقات کا آغاز کیا گیا اور اس کے نتیجے میں، کمیٹی، جو اس وقت سوسائٹی کے انتظام میں تھی، کو وجہ بتانے کے لیے مناسب نوٹس اور سماعت کے بعد، رجسٹرار نے اس کی جگہ لے لی۔سوسائٹی کے امور کا چارج سنبھالنے کے لیے ایک خصوصی افسر مقرر کیا گیا اور اس افسر نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کے خلاف رجسٹرار کے سامنے دعوی دائر کیا۔دعوے کا بنیادی آئٹم کمیشن تھا جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ سوسائٹی نے اصل میں اس کے پروڈیوسر اراکین سے تعلق رکھنے والے گڑ کی فروخت پر کمائی کی تھی لیکن جس کا سہرا سوسائٹی کو نہیں دیا گیا تھا۔یہ الزام لگایا گیا کہ اگرچہ کاغذ پر سوسائٹی کے اراکین اور خریداروں کے درمیان ہونے والے لین دین میں قانون کے ذریعہ مقرر کردہ قیمتوں پر فروخت دکھائی گئی، لیکن حقیقت میں زیادہ قیمتیں وصول کی گئیں۔سوسائٹی اس کے ذریعے ہونے والی فروخت پر کمیشن وصول کرنے کی حقدار

تھی۔اس حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ اس پوری قیمت پر کمیشن حاصل کیا جاتا تھا جس پر گڑ فروخت کیا جاتا تھا، اور جب کہ کنٹرول شدہ قیمتوں کی بنیاد پر قابل ادائیگی کمیشن کی رقم سوسائٹی میں جمع کی جاتی تھی، اس کے اراکین کو حاصل ہونے والی اضافی قیمت کے حوالے سے حاصل ہونے والا کمیشن، یہ کہا گیا تھا کہ، سوسائٹی کے کھاتوں میں کریڈٹ میں نہیں لایا گیا بلکہ انتظامیہ کے اراکین کے ذریعے مختص کیا گیا تھا۔دعوی موصول ہونے پر، رجسٹرار نے مدراس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 51 (2) کے تحت، کوآپریٹو سوسائٹیز کے ڈپٹی رجسٹرار کو دعوے کا فیصلہ کرنے کے لیے ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا۔اس کے بعد، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ممانعت کی رٹ جاری کرنے کے لیے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس میں ڈپٹی رجسٹرار کو اس دعوے سے نمٹنے سے منع کیا گیا جس کی اسے کوشش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔سنگل جج نے درخواست کی اجازت دے دی۔مدعا علیہ کی اپیل پر ڈویژن بنچ نے اپیل کی اجازت دی اور رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل پر، اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ (1) رجسٹرار کو دفعہ 49 کے تحت کارروائی کرنی چاہیے تھی نہ کہ ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت۔(2) اپیل کنندہ کے ذریعہ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی رقم کو برقرار رکھنے کے بارے میں تنازعہ "سوسائٹی کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ" نہیں تھا، اور (3) فروخت کا لین دین جس نے مبینہ طور پر کمیشن کو نامناسب طور پر برقرار رکھنے کا سبب بنا، غیر قانونی تھا اور اس لیے سوسائٹی قانونی طور پر اس طرح کے غیر قانونی لین دین کی بنیاد پر دعوی نہیں کر سکتی تھی۔

حکم ہوا کہ: (1) یہ مقدمہ ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت نہیں آتا۔اگر دفعہ 49 کا اطلاق نہیں ہوتا، رجسٹرار کے حکم کی غیر قانونیت کے بارے میں دیگر دلائل کے تابع، دفعہ 51 کے تحت کارروائی اعتراض کے لیے کھلی نہیں تھی۔[192D]۔

ان عوامل کے علاوہ کہ دعوی "سوسائٹی کے انتظام میں کسی شخص کے خلاف" اور "سوسائٹی کی رقم یا دیگر املاک کو دھوکہ دہی سے برقرار رکھنے کے لیے" تھا، ایک اور شرط بھی تھی جسے پہلے

پورا کرنا تھا۔ دفعہ 49 (1) کو اپنی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے۔الزام کو جنم دینے والے حقائق کو دفعہ 37 کے تحت آڈٹ یا دفعہ 38 کے تحت انکوائری یا دفعہ 39 کے تحت معائنہ یا سوسائٹی کے خاتمے کے دوران ظاہر کرنا پڑتا تھا۔[191G-H]

سندرم آئیر بمقابلہ ڈپٹی رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائٹیز، I.L.R (1957) مدراس 371،کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(ii) ثالث کے سامنے کیا گیا دعوی "معاشرے کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ" تھا۔اس بات پر اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ سماج کے اراکین سے تعلق رکھنے والی پیداوار کی فروخت سماج کے کاروبار کا حصہ تھی، اور پھر کمیشن وصول کرنا سماج کا کاروبار بھی اتنا ہی ہوگا؛ اور [192G-H]

(iii)اپیل کنندہ اور سوسائٹی کے درمیان معاہدے سے منسلک کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں؛ یہ بالکل قانونی تھا۔ یہ سوسائٹی کے صدر کے طور پر ان کے عہدے سے پیدا ہوا اور وہ قانون ساز تھے، جو معاشرے کی طرف سے موصول ہونے والی رقم کے محاسبہ کے پابند تھے۔[193-C]

کیدار ناتھ موتانی بمقابلہ پرہلاد رائے،[1960] 1 S.C.R 861،اس کے بعد آیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا عدالتی فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر 193 سال 1962۔

آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 18 اگست 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے رٹ اپیل نمبر 111 سال 1957 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وی نائر اور پی رام ریڈی۔

نونیت لال، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

کے آر چودھری اور بی آر جی کے اچار، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ آئینگر جسٹس نے سنایا۔

اپیل کنندہ انا کاپلی کوآپریٹو مارکیٹنگ سوسائٹی لمیٹڈ کا صدر تھا-ایک سوسائٹی جو بنیادی طور

پر اپنے اراکین کو کریڈٹ کی سہولیات حاصل کرنے اور مناسب قیمتوں پر زرعی مصنوعات کی فروخت کا انتظام کرنے کے مقصد سے تشکیل دی گئی تھی۔ سوسائٹی کے کام کاج کے بارے میں شکایات تھیں اور اس کے مطابق رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائٹیز، مدراس نے اس وقت اس کے معاملات کی تحقیقات کا آغاز کیا تھا جب انا کاپلی، جو اب آندھرا پردیش میں ہے، ریاست مدراس میں تھا۔ تحقیقات میں ظاہر کیے گئے حقائق کے نتیجے میں اس وقت سوسائٹی کی انتظامیہ میں موجود کمیٹی کو وجہ بتانے کے لیے مناسب نوٹس اور سماعت کے بعد، 15 فروری 1952 کے رجسٹرار کے حکم کے ذریعے اس کی جگہ لے لی گئی، اس طرح کی خلاف ورزی کو مدراس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ (ایکٹ 6 سال 1932) کے دفعہ 43 کے ذریعے اختیار دیا گیا تھا جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ سوسائٹی کے امور کا چارج سنبھالنے کے لیے ایک خصوصی افسر مقرر کیا گیا اور اس افسر نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کے خلاف رجسٹرار کے سامنے دعوی دائر کیا۔ دعوی کی گئی 13,000 روپے تھی اور عجیب و غریب تفصیلات دی گئیں کہ یہ رقم کیسے بنائی گئی۔ دعوے کا بنیادی آئٹم کمیشن تھا جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ سوسائٹی نے اصل میں اس کے پروڈیوسر اراکین سے تعلق رکھنے والے گڑ کی فروخت پر کمائی کی تھی لیکن جس کا کریڈٹ سوسائٹی کو نہیں دیا گیا تھا۔ اس دعوے کی وصولی پر رجسٹرار نے ایکٹ کی دفعہ 51 (2) کے تحت کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ڈپٹی رجسٹرار، وشاکھاپٹنم کو اس دعوے کا فیصلہ کرنے کے لیے ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا۔

فوری طور پر یہ حکم منظور کر لیا گیا، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ممنوعہ رٹ جاری کرنے کے لیے آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس میں ڈپٹی رجسٹرار کو اس دعوے سے نمٹنے سے منع کیا گیا جس کی اسے کوشش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ درخواست کی سماعت کرنے والے معروف سنگل جج نے درخواست کی اجازت دی اور اپیل کنندہ کو وہ راحت دے دی جو اس نے مانگی تھی۔ کوآپریٹو سوسائٹی نے اس معاملے کو ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ میں اپیل میں لیا جس نے اپیل کی اجازت دی اور

رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے لیے اس عدالت کا رخ کیا (ہائی کورٹ کی طرف سے فٹنس کا سرٹیفکیٹ مسترد کر دیا گیا ہے) اور موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل، مسٹر رام ریڈی کی طرف سے ہمیں مخاطب کردہ دلائل کی طرف اشارہ کرنے سے پہلے، ان لین دین سے متعلق کچھ حقائق بیان کرنا ضروری ہے جنہوں نے ان کارروائیوں کو جنم دیا ہے۔کوآپریٹو سوسائٹی جس کا اپیل کنندہ نومبر 1951 تک صدر تھا، کے پاس کمیشن ایجنٹ کے طور پر کاروبار کرنے کے لیے مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت لائسنس تھا اور سوسائٹی اپنے اراکین اور دیگر کی زرعی پیداوار سے ہونے والی فروخت کے کاروبار پر کمیشن کما رہی تھی۔اکتوبر 1950 میں حکومت ہند نے گڑ کنٹرول آرڈر جاری کیا جس میں مختلف ریاستوں میں زیادہ سے زیادہ قیمت طے کی گئی جس پر گڑ فروخت کیا جا سکتا ہے۔طے شدہ قیمتیں ریاست سے ریاست میں مختلف ہوتی ہیں۔اناکاپلی میں، جو اس وقت ریاست مدراس میں تھی، فروخت کے لیے مقرر کی گئی قیمتیں دوسری ریاستوں میں طے کی گئی قیمتوں سے کچھ کم تھیں۔اس سے سوسائٹی کے اراکین کو موقع ملا کہ وہ اپنا گڑ مقررہ سے زیادہ قیمتوں پر فروخت کریں کیونکہ تاجروں کی طرف سے گڑ کی مانگ کنٹرول شدہ قیمت سے زیادہ قیمتوں پر تھی۔یہ الزام لگایا گیا کہ اگرچہ کاغذ پر سوسائٹی کے اراکین اور خریداروں کے درمیان ہونے والے لین دین میں قانون کے ذریعہ مقرر کردہ قیمتوں پر فروخت دکھائی گئی، لیکن حقیقت میں زیادہ قیمتیں وصول کی گئیں۔جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، سوسائٹی اس کے ذریعے ہونے والی فروخت پر کمیشن وصول کرنے کی حقدار تھی۔اس حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ اس پوری قیمت پر کمیشن حاصل کیا گیا تھا جس پر گڑ فروخت کیا گیا تھا، اور جب کہ کنٹرول شدہ قیمتوں کی بنیاد پر قابل ادائیگی کمیشن کی رقم سوسائٹی کو جمع کی گئی تھی، اس کے اراکین نے جو اضافی قیمت حاصل کی تھی اس کے سلسلے میں حاصل کردہ کمیشن، کہا گیا تھا، سوسائٹی کے کھاتوں میں کریڈٹ میں نہیں لایا گیا تھا بلکہ انتظامیہ کے اراکین کے ذریعے مختص کیا گیا تھا۔یہ

الزامات تھے اور ان الزامات کی بنیاد پر ہی اپیل کنندہ اور دیگر کے خلاف دعوی کیا گیا تھا۔ثالثی کی کارروائی میں ان کی درستگی کی جانچ کی جانی باقی ہے۔

جب یہ دعوی کیا گیا تھا، دیگر باتوں کے ساتھ، اپیل کنندہ کے خلاف سوسائٹی کو واجب الادا رقم سوسائٹی کے کھاتوں میں نہ لانے اور جو سوسائٹی کی طرف سے فروخت کے ذریعے کمائی گئی تھی، اس نے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور وہاں ڈپٹی رجسٹرار کے حوالے کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے والے تین نکات اٹھائے تا کہ تحقیقات کی جا سکے اور دعوے کا تعین کیا جا سکے۔ پہلا یہ تھا کہ وہ لین دین جس کی بنیاد پر دعوی اٹھایا گیا تھا وہ غیر قانونی تھا جو ضروری رسد ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ گڑ کنٹرول آرڈر کے منافی تھا اور اس طرح کا غیر قانونی لین دین "سوسائٹی کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ" کے الفاظ کے اندر نہیں آ سکتا تھا جسے صرف ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت ثالثی کے لیے بھیجا جا سکتا تھا۔ دوسرا یہ تھا کہ تنازعہ کے رجسٹرار کی طرف سے ڈپٹی رجسٹرار کی ثالثی کا حوالہ قدرتی انصاف کے برعکس غیر قانونی تھا، کیونکہ (a) ڈپٹی رجسٹرار نے ایک انکوائری کی تھی جس کے نتیجے میں ایکٹ کی دفعہ 43 کے تحت سوسائٹی کے انتظام کو ختم کر دیا گیا تھا، اور (b) ڈپٹی رجسٹرار سے اس معاملے میں منصفانہ طور پر کام کرنے کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ فاضل سنگل جج نے دوسرے اور تیسرے نکات کو مسترد کر دیا لیکن پہلے کو برقرار رکھا۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ کنٹرول شدہ قیمت سے اوپر فروخت کا لین دین غیر قانونی تھا، کہ غیر قانونی حیثیت سوسائٹی کے ذریعے اپنے افسر یا ایجنٹ کے خلاف حساب کتاب کے دعوے پر رکاوٹ تھی، اس کے باوجود کہ ایجنسی کا معاہدہ خود غیر قانونی نہیں تھا۔ اپیل پر ہائی کورٹ کے تعلیم یافتہ ججوں نے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اپیل کنندہ کی جانب سے درخواست کیے گئے تینوں نکات کو مسترد کر دیا ہے۔

مسٹر رام ریڈی، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے تین نکات اٹھائے۔ ان میں سے پہلا یہ تھا کہ رجسٹرار کو دفعہ 49 کے تحت کارروائی کرنی چاہیے تھی نہ کہ ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت۔ دفعہ 49، جس کے بارے میں فاضل وکیل کا کہنا ہے۔ مقدمہ

رواں رکھنے کے لئے راغب ہوا، صرف مادی شق کا حوالہ دیتے ہوئے:

"49.(1) جہاں دفعہ 37 کے تحت آڈٹ یا دفعہ 38 کے تحت انکوائری یا دفعہ 39 کے تحت معائنہ یا سوسائٹی کے خاتمے کے دوران ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بھی شخص جس نے سوسائٹی کے انتظام کی تنظیم میں حصہ لیا ہو یا سوسائٹی کے کسی ماضی یا موجودہ افسر نے دھوکہ دہی سے کسی رقم یا دیگر جائیداد کو برقرار رکھا ہو یا سوسائٹی کے سلسلے میں اعتماد کی خلاف ورزی کا مجرم رہا ہو، رجسٹرار اپنی تحریک سے یا کمیٹی یا حساب فہمی کنندہ یا کسی قرض دہندہ یا شراکت دار کی درخواست پر ایسے شخص یا افسر کے طرز عمل کی جانچ کر سکتا ہے اور اس سے رقم یا جائیداد یا اس کے کسی حصے کو اس شرح پر سود کے ساتھ واپس کرنے یا بحال کرنے کا حکم دے سکتا ہے جو رجسٹرار منصفانہ سمجھتا ہے یا اثاثوں میں ایسی رقم کا حصہ ڈال سکتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت رجسٹرار کا حکم حتمی ہوگا جب تک کہ اسے اس علاقے پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلعی عدالت کے ذریعے جس میں سوسائٹی کا صدر دفتر واقع ہے یا اگر سوسائٹی کا صدر دفتر مدراس شہر میں واقع ہے، سٹی دیوانی عدالت کے ذریعے حکم موصول ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر متاثرہ فریق کی طرف سے کی گئی درخواست پر الگ نہیں کیا جاتا:

اور دفعہ 51- دیگر دفعات- چلتی ہیں:

"ثالثی:

تنازعات:. 51 اگر رجسٹرڈ سوسائٹی کے کاروبار سے متعلق کوئی تنازعہ (سوسائٹی یا اس کی کمیٹی کی طرف سے سوسائٹی کے تنخواہ دار نوکر کے خلاف کی گئی تادیبی کارروائی سے متعلق تنازعہ کے علاوہ) پیدا ہوتا ہے۔

(a)..

(b)..

(c) سوسائٹی یا اس کی کمیٹی اور کسی سابقہ کمیٹی، کسی افسر، ایجنٹ یا نوکر، یا کسی سابق افسر، سابق ایجنٹ یا سابق نوکر، یا سوسائٹی کے کسی متوفی افسر، متوفی ایجنٹ یا متوفی نوکر کے

نامزد، وارث یا قانونی نمائندوں کے درمیان، یا

(d)..

وضاحت۔ کسی رجسٹرڈ سوسائٹی کی طرف سے کسی رکن، سابق رکن یا نامزد، وارث یا متوفی رکن کے قانونی نمائندے کی طرف سے اس کے واجب الادا کسی قرض یا مطالبے کے لیے دعوی، چاہے وہ قرض یا مطالبہ قبول کیا جائے یا نہیں، اس ذیلی دفعہ کے معنی میں سوسائٹی کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ ہے۔

(2) رجسٹرار، اس طرح کے حوالہ کی وصولی پر،---

(a) تنازعہ کا فیصلہ خود کر سکتا ہے، یا

(b) اسے کسی بھی ایسے شخص کو ٹھکانے لگانے کے لیے منتقل کرنا جسے ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں اختیارات کے ساتھ سرمایہ کاری کی ہو، یا

(c) ایسے قواعد کے تابع جو مقرر کیے جائیں، اسے نمٹانے کے لیے ثالث یا ثالثوں کے پاس بھیجیں۔

اس سلسلے میں فاضل وکیل نے سندرم آئیر بمقابلہ ڈپٹی رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائٹیوں میں مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے پر انحصار کیا۔(1) وہاں یہ فیصلہ دیا گیا کہ صرف اس صورت میں جہاں دفعہ 49 کی دفعات لاگو نہیں ہوتیں، دفعہ 51 کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ ایسے معاملات میں جہاں کوئی معاملہ ذیلی دفعہ 49 اور 51 دونوں کے تحت آتا ہے، دونوں دفعات کا مقصد متوازی خطوط پر کام کرنا نہیں تھا۔ جیسا کہ دفعہ 51 دیوانی عدالتوں کے دائرہ اختیار کو خارج کر دیا گیا، اس کی سختی سے تشریح کی جانی چاہیے اور اسی وجہ سے، ایسے معاملات میں جہاں دفعہ 49 لاگو تھی، دفعہ 51 کو خارج کر دیا جائے گا۔ مزید برآں، یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 51 ایک عام نوعیت کی تھی جو مختلف قسم کے معاملات فراہم کرتی تھی اور ان فریقین کے بارے میں تقریبا مکمل تھی جن کے ساتھ ساتھ کوآپریٹو سوسائٹیوں میں پیدا ہونے والے تنازعات بھی تھے۔ دوسری طرف دفعہ 49 خصوصی قسم کے تنازعات سے نمٹتی ہے جو غیر معمولی حالات میں پیدا ہوتے ہیں، جنہیں دفعہ 51 کے

تحت نمٹائے جانے والے بڑے انجمن سے الگ کیا جاتا ہے۔جب اس طرح دونوں حصوں کی شرائط کا ٹکراو ہوتا تو صرف دفعہ 49 کی دفعات ہی لاگو ہوتیں۔استدلال کی اس لائن کی بنیاد پر، فاضل وکیل کی پیش کش یہ تھی کہ موجودہ معاملے میں دعوی "سوسائٹی کے انتظام میں کسی شخص کے خلاف" اور "سوسائٹی کی رقم یا دیگر املاک کو دھوکہ دہی سے برقرار رکھنے کے لیے" تھا اور اس لیے، یہ مکمل طور پر دفعہ 49 کے تحت آتا تھا اور اس کے نتیجے میں رجسٹرار کو ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت ڈپٹی رجسٹرار کے ذریعے تحقیقات کی ہدایت دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ تاہم، یہ دلیل دفعہ 49 (1) کے اطلاق کے لیے ایک اور ضروری ضرورت کو نظر انداز کرنے پر آگے بڑھتی ہے۔ان دو عوامل کے علاوہ جن کا فاضل وکیل نے حوالہ دیا ہے اور جن کا ہم نے ابھی تعین کیا ہے، ایک اور شرط بھی ہے جسے دفعہ 49 (1) کو راغب کرنے سے پہلے پورا کرنا ہوگا۔ الزام کو جنم دینے والے حقائق کو دفعہ 37 کے تحت آڈٹ یا دفعہ 38 کے تحت انکوائری یا دفعہ 39 کے تحت معائنہ یا سوسائٹی کے خاتمے کے دوران ظاہر کرنا ہوگا۔مسٹر رام ریڈی نے اس بات پر اختلاف نہ کرتے ہوئے کہ جب تک کہ یہ شرط بھی پوری نہ ہو جائے تب تک دفعہ 49 کو راغب نہیں کیا جائے گا، تاہم، پیش کیا کہ اس سے قبل دفعہ 38 کے تحت تحقیقات کی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں شرط پوری ہوئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 38 کے تحت سوسائٹی کے معاملات کی تحقیقات کی گئی تھی، لیکن یہ اپنے آپ میں کافی نہیں ہے۔ یہ مزید ثابت ہونا باقی ہے کہ دعوے میں جن حقائق کا الزام لگایا گیا ہے، اور جن پر یہ مبنی ہے، اس تفتیش میں ظاہر کیے گئے تھے۔ یہ صرف اس صورت میں ثابت یا قائم کیا جا سکتا ہے جب رجسٹرار کو پیش کی گئی انکوائری رپورٹ عدالت کے سامنے رکھی گئی ہو اور اس میں ظاہر کیے گئے حقائق دعوے کے بیان میں مبینہ حقائق سے مطابقت رکھتے ہوں۔مسٹر رام ریڈی نے اعتراف کیا کہ انکوائری رپورٹ عدالت کے سامنے نہیں تھی اور ان کارروائیوں کے ریکارڈ میں نہیں ہے۔لہذا یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ دفعہ 38 کے تحت تحقیقات کے نتیجے میں اس رپورٹ میں ظاہر کیے گئے حقائق اور دعوی کے بیان میں پائے جانے والے حقائق کے درمیان خط و

کتابت ہے جسے رجسٹرار نے دفعہ 51 کے تحت ثالثی کے لیے ڈپٹی رجسٹرار کو بھیجا تھا۔اس لیے یہ مقدمہ ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت نہیں ہونا چاہیے۔اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ اگر دفعہ 49 لاگو نہیں ہوتی ہے، غیر قانونی کے بارے میں دوسری دلیل کے تابع جس پر ہم اشتہار دیں گے، تو دفعہ 51 کے تحت رجسٹرار کی کارروائی کا حکم اعتراض کے لیے کھلا نہیں ہے۔اس لیے اس پہلی بات کو مسترد کرنا ضروری ہے۔

فاضل وکیل کی اگلی دلیل یہ تھی کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی رقم کو برقرار رکھنے کے بارے میں تنازعہ سوسائٹی کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ نہیں تھا۔" دلیل یہ تھی کہ "معاشرے کا کاروبار" کے اظہار میں صرف وہی چیز شامل تھی جو سوسائٹی کے جائز کاروبار کے طور پر قانونی طور پر جائز تھی اور چونکہ کاروباری سرگرمی جس سے اپیل کنندہ کے خلاف دعوی پیدا ہونے کا الزام لگایا گیا تھا، اس میں گڑ کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی شامل تھی، یہ "معاشرے کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ" نہیں تھا۔ہم اس پیشکش سے متفق نہیں ہو سکتے۔جہاں تک یہ اصول ایکس ٹرپی کا سانان اور ٹرا ایکٹیو کی بنیاد پر فاضل وکیل کی طرف سے زور دیے گئے تیسرے نکتے پر اثر انداز ہوتا ہے، ہم اس جمع کرانے پر غور کرتے ہوئے اس سے نمٹیں گے۔لیکن اس کے علاوہ، ہمیں اس دلیل کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کہ ثالث کے سامنے کیا گیا دعوی سوسائٹی کے کاروبار سے متعلق تنازعہ نہیں تھا۔اس بات پر اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ سوسائٹی کے اراکین سے تعلق رکھنے والی پیداوار کی فروخت سوسائٹی کے کاروبار کا حصہ تھی، اور پھر ان فروختوں کے لیے کمیشن وصول کرنا اور اس کمیشن کے ساتھ سوسائٹی کے کھاتوں کو جمع کرنا بھی سوسائٹی کا کاروبار ہوگا۔اس کے علاوہ، فروخت کے کنٹرول شدہ قیمت سے زیادہ قیمتوں پر ہونے کی وجہ سے اٹھائے گئے غیر قانونی ہونے کے سوال کے علاوہ، یہ دلیل دینے کے قابل نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کریڈٹ میں ناکامی سوسائٹی کی طرف سے اس کی طرف سے کی گئی فروخت پر واجب الادا کمیشن کی مکمل رقم اور اس مطالبے کے خلاف اس کی طرف سے مزاحمت، سوسائٹی کے کاروبار کو چھونے والا تنازعہ نہیں ہوگا۔یہ اعتراض واضح طور پر بے بنیاد ہے

اوراسے مسترد کیا جانا چاہیے۔

فاضل وکیل کی طرف سے جن نکات پر زور دیا گیا ان میں سے آخری یہ تھا کہ فروخت کا لین دین جس نے کمیشن کو مبینہ طور پر نامناسب طور پر برقرار رکھا تھا وہ غیر قانونی تھا اور اس لیے سوسائٹی قانونی طور پر اس طرح کے غیر قانونی لین دین کی بنیاد پر دعوی نہیں کر سکتی تھی۔ ہمیں اس نکتے میں بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اپیل کنندہ اور سوسائٹی کے درمیان معاہدے سے منسلک کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں؛ یہ بالکل قانونی تھا۔ یہ سوسائٹی کے صدر کے طور پر ان کے عہدے سے پیدا ہوا اور وہ قانونی طور پر سوسائٹی کی جانب سے موصول ہونے والی رقم کا محاسبہ کرنے کے پابند تھے۔ یہ حقیقت کہ اس نے غیر قانونی لین دین کیا اس کا سوسائٹی کے کمیشن کے کھاتے کا دعوی کرنے کے سوسائٹی کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جسے اس نے غیر منصفانہ طور پر روک لیا تھا۔ ہم اس دلیل کو مسترد کرنے والے ڈویژن بنچ کے فاضل ججوں کی استدلال کو درست سمجھتے ہیں۔ مزید برآں، اس معاملے کی جانچ اس عدالت نے کیدار ناتھ موتانی بمقابلہ پرہلا د رائے (1) کے طور پر رپورٹ کیے گئے فیصلے میں کی ہے اور اس فیصلے کے پیش نظر اپیل کنندہ کے وکیل نے خود اس نکتے کو بہت سنجیدگی سے نہیں اٹھایا۔

تاہم، اس معاملے سے علیحدگی اختیار کرنے سے پہلے، ایک معاملہ ہے جس پر اشتہار دینا ضروری ہے۔ فاضل ججوں نے سوسائٹی کی اپیل کی اجازت دینے کے بعد اپنے فیصلے میں کہا:

"آخر میں، ہمیں یہ مشاہدہ کرنا چاہیے کہ یہ عدالت ان لوگوں کی مدد کرنے کے خلاف ہے جو دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ قانون کی کسی بھی غلطی کا ارتکاب ٹربیونلز نے کیا تھا، یہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اس عدالت کے غیر معمولی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے کی بنیاد نہیں ہوگی، جب کہ یہ انصاف کو آگے بڑھانے میں نہیں ہے بلکہ بے ایمانی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔"

مسٹر رام ریڈی نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ ثالث کے سامنے دائر کیے گئے دعوے میں

لگائے گئے الزامات کی درستگی کا ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے اور اس لیے فاضل ججوں کے لیے یہ فرض کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ اس میں بیان کردہ حقائق ثابت ہو چکے ہیں اور یہ کہ اپیل کنندہ سوسائٹی کے کاروبار کے اپنے طرز عمل میں دھوکہ دہی یا بے ایمانی کا مجرم رہا ہے۔ہم فاضل وکیل کی اس شکایت میں طاقت دیکھتے ہیں۔ان حالات میں ہم یہ بھی شامل کریں گے کہ اس مرحلے کو مدنظر رکھتے ہوئے جس پر معاملہ عدالت کے سامنے تھا، فاضل ججوں نے یہ مشاہدات کرنے میں غلطی کی تھی۔

یہ واضح ہے کہ ان کا ارادہ ایکٹ کی دفعہ 51 کے تحت ثالثی کی کارروائی میں ڈپٹی رجسٹرار کے سامنے اپیل کنندہ کے دفاع میں تعصب پیدا کرنے کا نہیں تھا لیکن یہ ممکن ہے کہ اس کا ایسا اثر پڑے۔جو ہم پہلے کہہ چکے ہیں وہ اس طرح کے کسی بھی خدشے یا اثر کو دور کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے، ایک سیٹ۔

اپیل مسترد کر دی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document